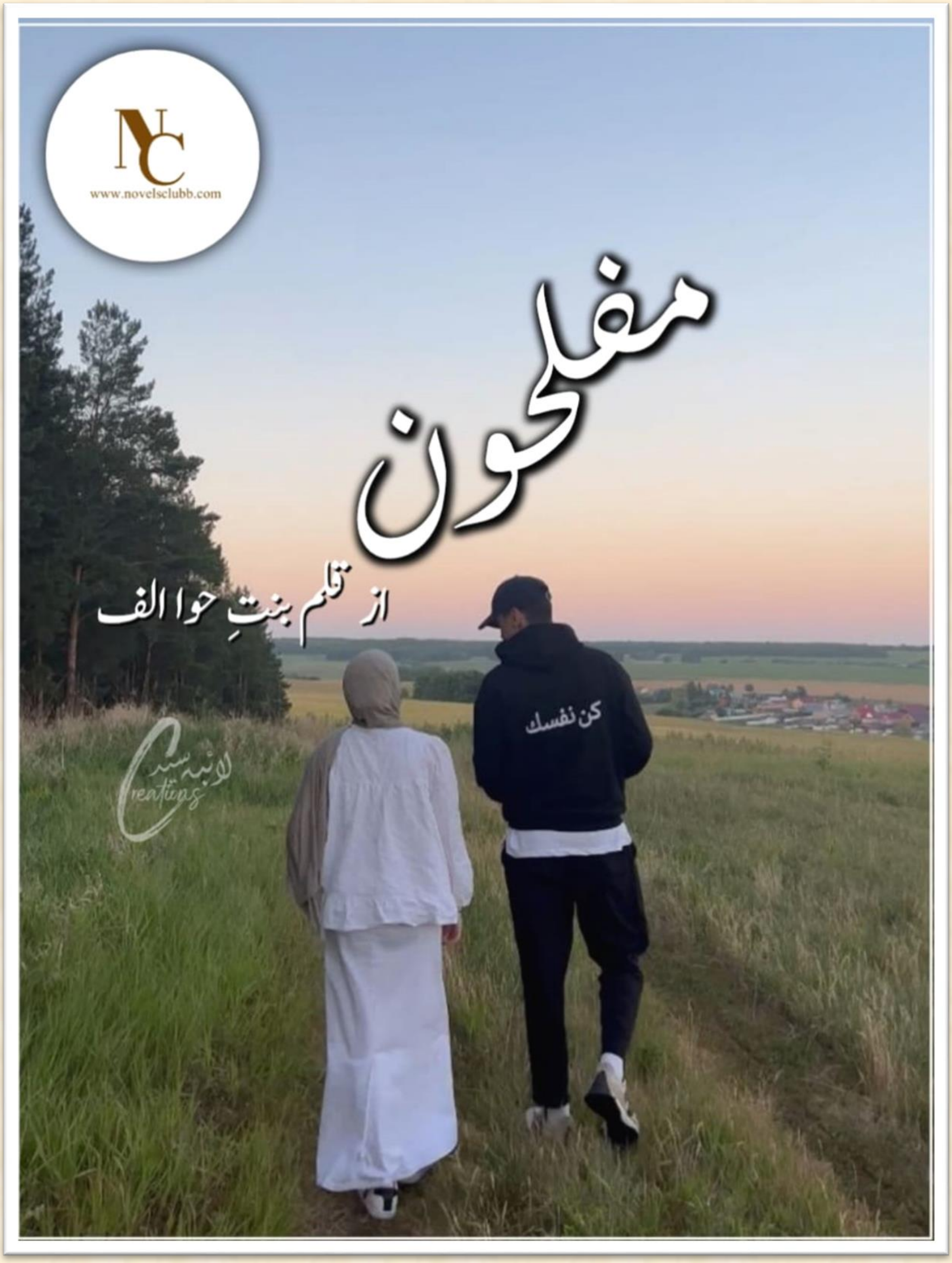
www.novelsclubb.com
مفلحون
از قلم بنتِ حوا الف
كن نفسك

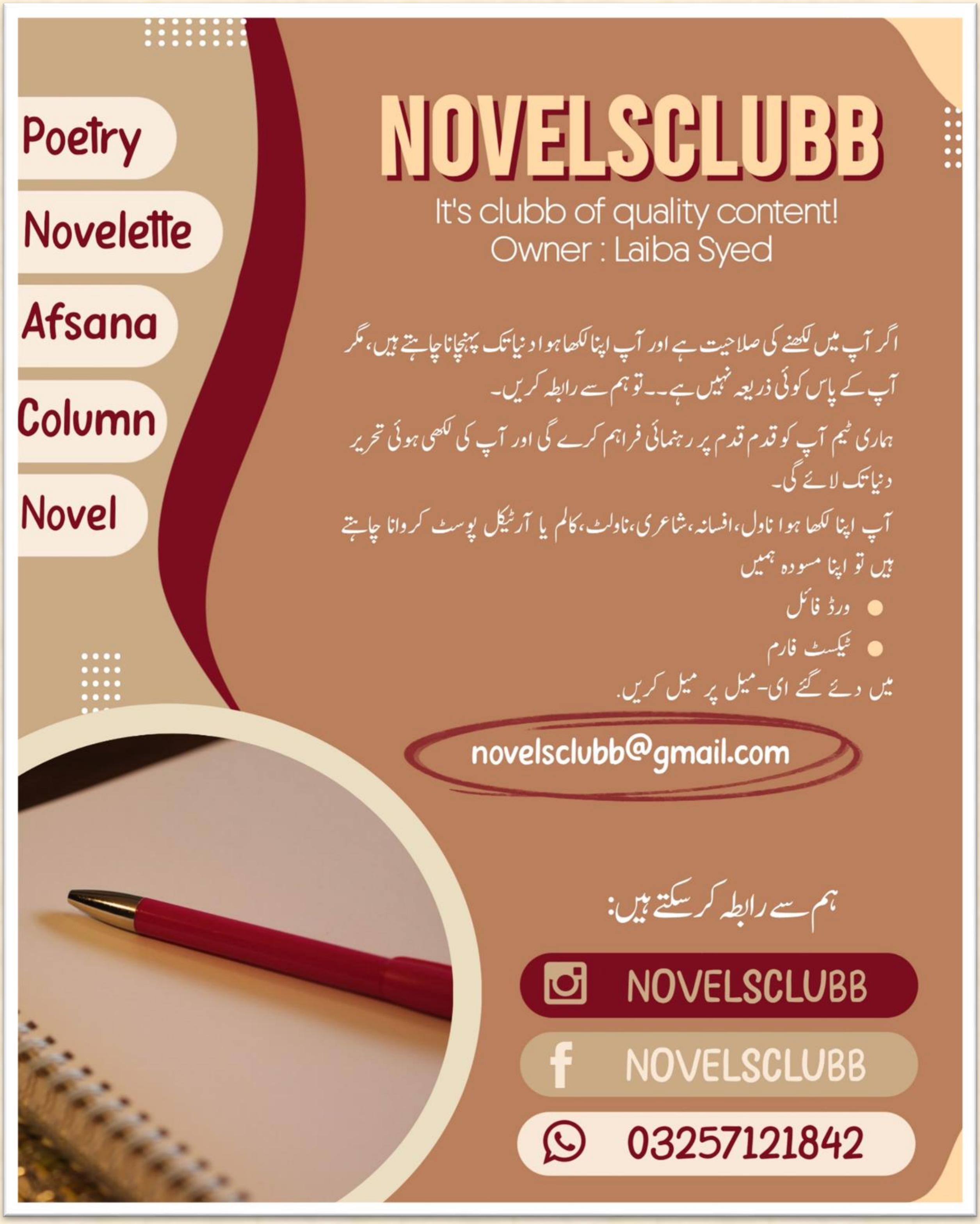
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# مفلحون

# از قلم

# بنتِ حواالف

Clubb of Quality Content!

ناول "مفلحون" کے تمام جملہ حق لکھاری "بنتِ حواالف" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

# مفلحون

از: بِنتِ حوّاالف

قسط نمبر 1

## تغیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"حي علی الصلوة"

کالی رات میں سفید بنگلے کی دوسری منزل کے کونے والے کمرے میں موجود لمبی پلکوں والی لڑکی دائیں کروٹ لیٹی ہوئی تھی۔اذان کے ان مقدس کلمات پر ہلکی سی کسمسائی اور سیدھی لیٹ گئی۔اب وہ آنکھیں کھولے چھت کو تکنے لگی --

"حيَ علی الفلاح"

کون یہ۔لیا تان تک سر کمبل اور گئی لیٹ کر بدل کروٹ جانب بائیں وہ اب ہے۔یہ ہم ہی ہوتے ہیں جو فلاح کے پیغام پر آنکھیں بند کر ہی جیسی ہم کوئ تو یہ؟ہے ۔لیتے ہیں

****

۔اس کے کمرے میں بہت سے لوگ جمع تھے۔نکاح نامے پر سائن ہو چکے تھے

مبارک ہو بیٹا"۔باپ کا شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا ہی تھا کہ اس کہ اس کی آنکھوں ۔سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا

بہت مبارک ہو بچے!خوش رہو ہمیشہ "یہ وہ شخص تھا جس نے اسکا ساتھ باپ اور بھائی سے" ۔بڑھ کر دیا تھا۔اب اس کے آنسوؤں کے ساتھ ہچکیوں کا بھی اضافہ ہوا تھا

ٹھیک ہے نکاح سادگی سے ہو رہا ہے مگر تصویریں تو ساتھ میں لی جا سکتی ہیں، چلو دلہے کو" لے کر آو"اس کی کزن کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"وہ تو چلا گیا۔"سفید جوتا پہنے سرخ گھونگھٹ نکالے، مہندی آلود ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ برف کی مانند جمی رہی مگر بند آنکھوں سے شفاف لاوا بہتا رہا۔اُس نے ایسا شخص تو نہیں چاہا تھا مگر وہ اس کے لیے تیار تھی۔

****

نو بجنے میں ابھی تین منٹ باقی تھے۔ہیر و شیما کے وسط

میں کھڑی بلند و بالا عمارتوں میں سے ایک نیلے رنگ

کی بلڈنگ تھی۔ گردن اٹھا کر دیکھا جائے تو اوپر سفید

پتھر سے"میر اینڈ شاہ انٹر پرائزز"نقش تھا۔اندھیرے میں

یہ الفاظ ایل ای ڈی لائٹس سے منوّر ہوتے تھے۔

چند لوگ آ جا رہے تھے۔ عمارت کے پارکنگ ایریا میں تیز رفتار سے دوڑتی ہوئی میٹ بلیک

رینج روور آ کر رکی۔ فرنٹ ڈور کھلا اور نیوی بلیو ڈریس شرٹ پہنے ہوئے ایک وجیہہ نوجوان

باہر نکلا۔ سفید ٹائی کو ٹھیک کرتا تیزی سے چلتا وہ اندر داخل ہوا۔ اس کو دیکھ کر ریسپشنسٹ

اپنے مقامی انداز میں تعظیمی طور پر جُھکی اور آگے پیچھے چلتے ورکرز نے بھی گڈ مارننگ کہا جس

کا جواب وہ سر ہلا کر دیتا گیا۔ وہ چلتا ہوا لفٹ تک پہنچ گیا۔ اس کے بھاری جوتوں کی آواز واضح

سنی جا سکتی تھی۔

Clubb of Quality Content!

تیسرے فلور پر پہنچ کر وہ اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ آفس کے دروازے پر ٹھہر کر گردن

گھما کر امپلائز کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر واضح بل نمودار ہوئے۔ کچھ ہی فاصلے پر

بنے کیبنز میں پڑی بہت ساری کرسیاں خالی تھیں۔ وہ جھرجھری لیتا اندر داخل ہو گیا۔

اپنا موبائل ٹیبل پر رکھنے ہی لگا تھا کہ اُس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔ اُسی ہاتھ میں موبائل

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پکڑے شہادت کی انگلی سے میز پر لمبی لکیر کھینچی اور انگلی اپنے چہرے کے بالکل سامنے کی جس

پر مٹی کا واضح نشان تھا اپنی پاس پڑے ٹشو باکس میں سے ایک ٹشو نکال کر اپنی انگلی صاف کر

کے دوسرے کونے میں پڑی میز کے نیچے ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔ اب وہ سامنے والی دیوار

پر موجود بڑی سی گلاس ونڈو کے سامنے کھڑا ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہیر وشیما کی

سڑکوں اور عمارتوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

*****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سفید بنگلے کی دوسری منزل پر سیڑھیوں کے بائیں جانب واقع کمرا صبح کے پانچ بجے روشن تھا ۔بہت حیران کن تھا۔کمرے کے کونے میں جائے نماز پر کوئی نو عمر لڑکا جس کی عمر چودہ پندرہ سال کے قریب تھی،ہاتھ دعا کی صورت پھیلائے بیٹھا تھا۔

"اللہ جی! صرف آج کے دن پیپر اچھا ہو جائے۔میں آئندہ کبھی پیپر سے ایک دن پہلے میچ کھیلنے نہیں جاؤں گا۔وہ تو بس میں عمیر کے لیے چلا گیا تھا۔شرط بھی عمیر نے لگائی تھی آپ کو تو پتہ ہے نہ میں شرطیں نہیں لگاتا۔میں تو بس عمیر کی مدد کے لیے گیا تھا مجھے کیا پتا تھا اتنی دیر

ہو جائے گی۔ بس آخری دو چیپٹر رہ گئے ہیں۔ اللہ جی! اُن میں سے کچھ نہ آئے۔ پلیز پلیز اللہ جی!"

وہ آمین کہتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا تیزی سے جائے نماز طہ کر کے بیڈ پر بیٹھ گیا اور اونچی آواز میں فزکس کی کتاب کھلے اور آنکھیں بند کیے پڑھنے لگ گیا۔

*****

امینہ احتشام دوپٹہ شانے پر ٹکائے اور دائیں ہاتھ میں موبائل فون پکڑے سیڑھیوں کے دائیں جانب کونے والے کمرے کے باہر کھڑی ہوئیں۔ ہلکا سے کھٹکھٹا کر دروازہ کھولا

"جمیما! اُٹھ گئی بیٹے۔" چہرے پر مسکراہٹ لئے پوچھا۔ نائٹ سوٹ پہنے، کھلے بال کمر پر پھیلائے جمیما کھڑکی سے باہر سڑک کے پار موجود بنگلے کے پورچ پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔ دروازہ کھٹکنے کی آواز اُس کے کانوں میں پڑی تھی مگر سامنے والے منظر سے نظر ہٹانے کو اُس کا دل نہیں چاہا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

سامنے والے بنگلے کے پورچ میں شافع عثمان آفس کے لیے تیا کھڑا اپنی بیوی اور چار سالہ بیٹی اسمارہ سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہا تھا۔ شافع عثمان کی بیوی مروہ جبل کے ہاتھوں میں اُس کا ڈیڑھ سالہ بیٹا بھی تھا۔ اپنی بیٹی کے گال کو نرمی سے چھوتے ہوئے شافع گاڑی میں بیٹھ چکا تھا ۔ گھٹنوں تک آتی گلابی فراک پہنے اسمارہ ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے باپ کو اسے خداحافظ کہہ رہی تھی

۔

جمیما کی نظریں اسی منظر پر ٹکی رہیں جب تک امینہ اُس کے پاس آ کر نہ کھڑی ہو گئیں۔

"گڈ مارننگ بیٹے!" نرم لہجے میں بولیں۔

"گڈ مارننگ" مختصر جواب آیا۔ "آج تمہیں اکیڈمی جانا تھا تو میں نے سوچا اُٹھا دوں۔

"یس میں اُٹھ گئی تھی۔ آتی ہوں فریش ہو کر۔" جمیما سائیڈ ٹیبل پر پڑا کیچر اُٹھا کر اپنے لمبے بالوں کو قید کرتے ہوئے بولی۔

"اوکے! آ جاؤ۔" وہ مسکراتے ہوئے بولیں اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئیں۔ جمیما اب صوفے پر بے دم سی ہو کر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر پہلے دیکھے جانے والی آئیڈیل فیملی کا منظر دوبارہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

*****

ہیروشیما شہر جاپان کے سب سے بڑے آئی لینڈ "ہونشو" پر واقع ہے۔ہیروشیما قدرتی خوبصورتی سے نوازا گیا شہر ہے۔چاروں موسم، سیٹوانلینڈ کے سمندر سے لے کر چوکوگو کے پہاڑوں تک کی خوبیاں لیے یہ اپنی مثال آپ ہے۔

ہیروشیما انٹر نیشنل یونیورسٹی کے ہاسٹل کے فائیو سی روم میں کچھ لڑکے جمع تھے۔وہ ایک طرف گروہ کی صورت بیٹھے تھے۔درمیان میں کچھ خالی جگہ تھی جہاں تاش کے پتے پھینکے جا رہے تھے۔یعنی وہ کارڈز کھیل رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھلا اور بکھرے بالوں والا خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔کمرے کی حالت دیکھ کر اُس کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔عین اسی وقت اُس کی نظر اپنے بیڈ پر پڑی اور اس نے اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔اس کا بائیاں ہاتھ کندھے پر لٹکے بیگ کی سٹرپ پر تھا۔

"تکیشی ! اپنا بیگ اُٹھاؤ یہاں سے۔" وہ تیری ہے چلتا ہوا تاش کھیلتے لڑکوں میں سے ایک کی پشت پر آکر کھڑا ہوا اور اپنی مقامی زبان (جیپنیز) میں بولا۔

"اُٹھاتا ہوں طحہ ! دو منٹ صبر کرو پہلے اس کی بینڈ تو بجالوں۔" تکیشی بڑی مصروفیت سے بولا

۔

طحہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنے بیڈ تک گیا اور تکیشی کا بیگ اٹھا کر ہوا میں پھینکا۔ بیگ اُڑتا ہوا عین تکیشی کے منہ پر پر لگا۔ تکیشی اپنے منہ پر دونوں ہتھیلیاں رکھے بلند آواز میں کراہنے لگا اور کراہتا بھی کس طرح نہ، کتابوں سے بھرا بیگ اُس کے چودہ طبق روشن کر چکا تھا۔ پاس بیٹھے لڑکے ابھی شاک میں تھے۔ اتنی جلدی میں ہونے والا واقعہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

"میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں اور دوسروں کا پھیلایا گند اُن کے منہ پر مارنا میری فطرت میں ہے۔" طحہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتے اتارتے ہوئے بولا۔

تکیشی منہ پر ہاتھ رکھے کچھ بڑبڑا رہا تھا اور کچھ لڑکے اُس کے آگے پیچھے اُس کی چوٹ دیکھنے میں مصروف تھے۔ تکیشی کی آواز کچھ واضح ہوئی تھی اور اس پر طحہ کے کان تک سُرخ ہو گئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھے۔وہ جرابیں پہنے ہوئے ایک ہی جست میں تکیشی تک پہنچ چکا تھا اور اس کی گردن دائیں ہاتھ میں دبوچ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔

"ماں کو گالی دی تو نے؟ماں کو گالی دے گا؟ بول؟" وہ اب مسلسل تکیشی کے دائیں جبڑے پر مکے رسید کرتا بول رہا تھا۔پاس کھڑے لڑکے اِسے قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ قابو میں آتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"بتانا؟اب بول؟" بے حال تکیشی نیچے فرش پر گر گیا تھا اور طحہ اُس کے سر پر دونوں ہاتھوں سے مکے جھڑ رہا تھا۔پاس کھڑے لڑکے طحہ کو کھینچ کر لے جانے کی کوشش میں تھے اتنے میں باہر سے ایک اور شخص بھاگتا ہوا ان میں شامل ہوا۔طحہ اب اُسے مار مار کر تھک چکا تھا۔ لڑکے اُسے کھینچ کر کمرے سے باہر لے گئے۔ تکیشی میں کراہنے کی ہمت بھی نہ رہی۔اس کے ناک اور منہ سے نکلتا خون سفید ٹائلز کو بھی رنگین کر گیا۔

*****

تکیشی کو ہسپتال پہنچایا جا چکا تھا اور پولیس بھی ہاسٹل پہنچ چکی تھی۔ ہاسٹل روم گھیرے میں لے لیا گیا تھا اور سامنے والے کمرے میں کرسی پر بیٹھا طحہ کھڑا ہو گیا۔ پولیس آفیسر نے اُس کے ہاتھوں کو کمر پر باندھ کر ہتھکڑی لگائی۔ وہ ہاسٹل کی راہداریاں پار کرتے ہوئے پولیس وین میں بیٹھ گیا۔

*****

ناولز کلب
Club of Quality Content

پولیس تفتیش میں مصروف تھی۔ ہوسٹل وارڈن اور یونیورسٹی کی انتظامیہ اس کے گھر والوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے تمام ڈاکوشش میں دیا گیا ایڈریس اور فون نمبر غلط تھے۔ اُس کی تمام چیزوں کو پولیس حراست میں لے چکی تھی مگر اُس کے موبائل فون کا کچھ اتا پتا نہ تھا۔ شاید اُس کے پاس خون تھا ہی نہیں تھا

*****

سیل میں فرش پر بیٹھا ہوا شخص آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک ٹانگ سیدھی اور دوسری ٹانگ موڑے بیٹھا تھا۔ اُسے اُس کی ماں بہت یاد آرہی تھی۔ یہ اُس کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنی ماں سے بات کیے بغیر رات گزار رہا تھا۔ وہ اپنی ماں سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ اُن کی کال کا انتظار بھی کیا کرتا تھا۔

*****

سورج نکلنے کو تھا۔ تکلیشی کی حالت اب کچھ بہتر تھی۔ سیل میں موجود شخص کالی ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس ہنوز رات والے انداز میں بیٹھا تھا۔ ساتھ ہی رات کا کھانا پڑا تھا جسے اس نے ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔ صبح ہوتے ہی طحہ کے گھر تک خبر پہنچ چکی تھی۔

"طحہ! تم ٹھیک ہو؟" کسی ادھیڑ عمر شخص کی آواز اس کے کانوں میں پڑی مگر وہ اُسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا۔

"طحہ! تم پریشان نہ ہونا۔ میں جلد نکلوالوں گا تمہیں۔" جواب نہ آنے پر وہ بولتا گیا۔

"صبیحہ تمہارے لیے پریشان ہے مگر میں جلدی نکلوالوں گا" اب کے طحہ سید ھا ہوا اور آنکھیں اٹھا کر دیکھا مگر بولا کچھ نہیں۔

"پریشان نہ ہونا۔اوکے۔" وہ شخص کہتا ہوا راہداریوں کی طرف مڑ گیا اور طحہ نے دوبارہ سے آنکھیں بند کر کے سر دیوار پر ٹکا لیا۔

*****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تکیشی کی فیملی بھی بزنس کی دنیا میں جانی پہچانی جاتی تھی۔اُس کے باپ کا اثر و رسوخ بہت آگے تک تھا۔یونیورسٹی پولیس بھی اس معاملے میں تکیشی کا ساتھ دے رہی تھی۔گواہان اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے معاملہ کافی حد تک تکیشی کے حق میں تھا۔"مجھے کسی بھی قیمت پر طحہ جیل سے باہر چاہیے۔" اُدھیڑ عمر شخص اپنے وکیل کے ساتھ اُس کی لاء فرم میں بیٹھا تھا۔

"ہمیں تکیشی کی فیملی سے بات کرنی پڑے گی میر شاچو۔"شاچو جاپان میں مسٹر یا مسز کے لیے بولا جاتا ہے۔

"میں کچھ اور لوگوں کو انوالو کرتا ہوں"میر مضطرب انداز میں بولے۔

"جلدی شاچو! کیس اگر عدالت تک چلا گیا تو جو طحہ نے کیا ہے، قانون میں اُس کی سزا تین سال ہے۔"وکیل میر پر نظریں جمائے بولا۔"ہم۔۔۔۔ٹکانا سے بات کرتا ہوں"۔وہ اب کرسی سے اٹھ گئے تھے۔

*****

سفید بنگلے کے ڈائینگ ٹیبل پر ناشتا لگ چکا تھا امینہ احتشام مرکزی کرسی پر براجمان تھیں۔ دائیں طرف پہلی کرسی پر منہان ٹیبل پر رکھی کتاب میں سر دیے بیٹھا تھا۔امینہ ہاتھ ٹھوڑی تلے رکھے اُس پر نظریں جمائے بیٹھیں تھیں۔اتنے میں جمیما ہلکی گلابی رنگ کی سادی سی قمیض شلوار پہنے سیڑھیوں سے اتری اور ہال میں قدم رکھتے ہی ٹھٹھک گئی۔

"گڈ مارننگ! یہ کیا ہے؟" وہ حیرت سے بولی۔

"میچ کا نتیجہ۔" امینہ ہنوز منہاں پر نظریں جمائے بولیں۔

"اوہ یس۔ میں بھول گئی تھی۔ خیر کوئی بات نہیں۔ایک میچ آج صبح بھی رکھ لیتے پڑھائی کا کیا ہے پیپر میں چھکے چوکے تم مار ہی لیتے ہو۔" وہ اب کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

"چپ کرو تم جُومی! آج میں تمہیں کرارا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں" وہ کتاب سے سر اٹھا کر بولا۔

"اوکے بس کرو۔اب تم لوگ ناشتا کرو۔ چھوڑو کتاب کو مون۔پہلے ناشتا کرو ورنہ اچھا پیپر کیسے دو گے۔" وہ منہاں کے ہاتھ سے کتاب لیتے ہوئے بولیں۔

"ہاں جی مون! یہ نہ ہو کہ ادھر تم کچھ زیادہ ہی پڑھ لو اور پھر سکول سے کال آئے کہ مون کا بی پی لو ہو گیا۔بیچارہ ٹینشن سے بے ہوش پڑا ہے"۔ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوتی لڑکی نے دور سے ہی کہا۔

"ہیلو سمی! پہلے پوری طرح اندر داخل تو ہو جایا کرو پھر بات کرنا میرے بارے میں۔"

منہاں تیزی سے بریڈ کا سلائس کھاتا ہوا بولا-سیماب امینہ کے چھوٹے بھائی کی بیٹی تھی وہ اور

جمیما ایک ساتھ سکول اور کالج میں پڑھتی رہیں تھیں۔ کالی قمیض اور جینز پہنے وہ جمیما سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کے برابر بیٹھ گئی۔

"ناشتہ کرلو سیماب۔" امینہ اُس کی طرف بریڈ سلائسز بڑھاتے ہوئے بولیں۔

"میں ناشتہ کر کے آئی ہوں پھپھو۔ بس جمیما فارغ ہو جائے تو نکلتے ہیں" سیماب نے پانی کا گلاس اُٹھایا۔

"میں نے کرلیا ناشتہ - دُعا کرنا سب، پھر ٹریٹ دوں گا تم لوگوں کو۔" وہ اپنی کتاب اُٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ "ٹریٹ خاک--- یہ ہمیں کرکٹ میچ کے پاس ہی دلائے گا" سیماب ناک بسورتے ہوئے بولی۔

"چلو چلتے ہیں ورنہ دیر ہو جائے گی۔ جمیما اسکی بات پر ہنستے ہوئے بولی۔

"بائے ممی۔" دونوں بیگ اور موبائل اٹھا کر باہر نکل گئیں۔

****

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سیماب اور جمیما نے اولیولز کے بعد ایم ڈی کیٹ کی تیاری کے لیے اکیڈمی جوائن کی تھی۔

ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ امتحان دے کر فارغ ہوئی تھیں اور آج اُن کا اکیڈمی میں پہلا دن تھا۔

"بہت مزہ آیا نا- کافی اچھا ٹیچنگ سسٹم ہے"۔بیگ کندھے پر لٹکائے سیماب جمیما کی طرف دیکھ کر بڑے جوش سے بولی۔

"اچھا کیسے نہ ہوتا۔ شافع بھائی نے وہ جو مشورہ دیا تھا۔ شافع بھائی کبھی غلط نہیں ہوتے"۔

جمیما اپنے لمبے بالوں کی کچھ لٹیں کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔

"تم اور تمہارے شافع بھائی ویسے وہ خود بھی تو کتنا اچھا پڑھاتے"۔

"انھوں نے تو کہا تھا کہ ہم دونوں ان کے پاس ہی تیاری کرلیں مگر میں نے انکار کردیا۔ وہ ہسپتال سے شام کو تھکے ہوئے آتے ہیں" جمیما کافی فکر مند سی تھی

"اب تو ہمیں بہت زیادہ محنت کرنی ہے کافی ٹف ہوگا" سیماب نے کہا۔

"میرے لیے ٹف ہوگا جمیما! تم تو کرلوگی آسانی سے"" کہاں۔۔۔۔۔۔شافع بھائی کتنا سر کھپاتے ہیں مجھے بیالوجی کی سمجھ کافی مشکل سے آتی ہے"۔ جمیما بہت پریشان انداز میں بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوہ ڈانٹ وری جمیما! ایک سبجیکٹ کا ہی مسئلہ ہے باقی سب میں کتنی اچھی ہو تم!۔وہ اسکا کندھا تھپک رہی تھی

"کافی زیادہ ٹائم دینا پڑے گا مجھے پر چلو ہو جائے گا۔ چلو چلتے ہیں مون بھی آگیا ہو گا" دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

****

جمیما اور سیماب گاڑی سے اتر کر باتیں کرتی ہوئیں ہال میں داخل ہوئیں۔سامنے صوفے پر منہان مضطرب سا سکول یونیفارم میں بیٹھا تھا۔منہان جمیما سے چار سال چھوٹا تھا اور اے لیولز کر رہا تھا۔

'منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تمہارا؟ لگتا ہے گل کھلا آئے ہو" سیماب حسب معمول دور سے ہی بول پڑی۔

"مون کیا ہوا؟ پیپر نہیں ہوا اچھا۔جمیما تیزی سے چلی ہوئی بیگ ساتھ والے صوفے پر رکھتے ہوئے بولی اور

اس کے پاس بیٹھ گئی۔

مون نے سر نفی میں ہلایا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم پریشان نہ ہو۔ اچھے گریڈز لیتے ہو تم ہر بار۔ نیکسٹ تم اچھا کر لینا، کیا ہوا اگر اے پلس نہ آیا اس دفعہ۔ میں ممی سے بات کر لوں گی وہ کچھ نہیں بولیں گی تمہیں تم پریشان نہ ہو۔" وہ اُس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھے اماں کی طرح سمجھا رہی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی۔ اپنے قریبی رشتوں کی ذرا سی تکلیف پر پریشان ہو جاتی۔ کوئی مشکل میں ہوتا تو اس کی مدد کرتی کوئی بیمار ہوتا تو اس کی دیکھ بھال میں لگ جاتی۔

یہ سب اُس نے شافع سے سیکھا تھا منہان کو بھی اسی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔ کیٹرنگ سسٹر یونو

۔منہاں اُس کی بات پر سر ہلا رہا تھا جیسے سب سمجھ گیا ہو۔

"جھوٹ بول رہا ہے یہ ڈراما کوئین پر ٹریٹ جو دینی تھی جو اس نے۔" سیماب ان کو کافی دیر تک سننے کے بعد بولی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"توبہ استغفر اللہ جومی! دیکھو کیسے الزام لگا رہی ہے میں already بہت پریشان ہوں" وہ مسکین سا منہ بنائے ہوئے تھا۔

"بس کردو سیمی پہلے ہی اُس کا پیپر اچھا نہیں ہوا" جمیما نے سیماب کو تنبیہ کی

"کس کا پیپر اچھا نہیں ہوا؟" شافع عثمان ہال میں آتے ہی کسی کی آواز آنے پر بولا- عثمان میر کا بیٹا تھا جمیما کا چچازاد بھائی اور ملتان میں اپنا ہسپتال رن کر رہا تھا۔

"شافع بھائی اس بیچارے کا پیپر بہت برا ہوا ہے۔ نالائق میچ کھیلنے گیا ہوا تھا کل۔" سیماب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ "کیا؟ مجھ سے تم نے جھوٹ بولا مون۔" "اس نے کل مجھ سے کہا تھا کہ میچ کھیلنے کے باوجود میں اچھے نمبر زلوں گا۔ اگر اس کا پیپر اچھا نہ ہوا تو مجھے یہ ٹریٹ دے گا" دیکھا میں جانتی ہوں اس ڈرامہ کوئین کو"۔ سیماب نے بڑے غرور سے کہا۔ "جھوٹ بولا ہے تم I don't expect this from you" وہ خفگی سے بولی۔

"اوکے اوکے سوری جومی ویسے تنگ کر رہا تھا یار دے دوں گا ٹریٹ۔ اور تمہیں بھی۔ دیکھ لوں گا سمی لانگ"۔ وہ سیماب کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں ضرور دیکھ لینا فی الحال رات کا پلان بناؤ۔ مبارک ہو سب کو ڈنر کروائے گا مون"

"میں کماتا ہوں جو تم ڈنر کی فرمائش کر رہی ہو آئس کریم کھلاؤں گا"۔وہ کافی بدمزہ ہوا تھا۔

"اور میرا کیا؟"شافع کافی دیر سے چپ چاپ سن رہا تھا۔

منہان نے ہاتھ جوڑ لیے "اوکے کھا لینا کھانا سب چلیں گے اوکے"۔

جمیما ایک طرف خاموش بیٹھی تھی

"اچھا چھوڑو نانومی۔ بائی دا وے۔ گڈ نیوز ہے پیر اچھا ہوا ہے"۔وہ خوشی سے بولا۔بس یہی کہنے کی دیر تھی جمیما بھی خوشی سے کھلکھلا اٹھی۔بس یہ لڑکی ذرا ذرا سی بات پر خوش ہو جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتیں اس کے لیے بڑے دُکھ کا سبب بن جاتی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*****

شام ڈھل چکی تھی اور آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔جمیما اور سیماب تیار ہو کر لاونج میں صوفے پر بیٹھی تھیں۔۔سیماب یہیں رُک گئی اس کا بھائی بھی ڈنر پر انوائیٹڈ تھا اور اب اسے

بھائی کے ساتھ واپسی پر گھر جانا تھا۔ سیماب اور جمیما سکرالنگ میں مصروف تھیں۔ جمیما نے نیلے رنگ کی شارٹ فراک اور جینز پہن رکھی تھی اور سیماب جمیما ہی کے کالے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔

"ہیلو گرلز۔" سنان سفید ٹی شرٹ اور کالی جینز پہنے کافی تیار سا اندر داخل ہوا جمیما اور سیماب نے ایک ساتھ فون سے نظریں اُٹھائیں۔

"ہائی، کیسے ہو سنان؟" جیما نے مسکرا کر پوچھا۔ وہ وہیں صوفے کے ساتھ کھڑا تھا۔

"بہت اچھا۔ تم کیسی ہو؟" وہ کافی خوش مزاج سا بندہ تھا۔

"فائن۔۔۔ بیٹھ جاو"۔ ابھی ممی اور مون نہیں آئے۔" سنان سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور کشن گود میں رکھ لیا۔

"ویسے مون ہے کہاں؟ وہ ادھر اُدھر نظریں گھما کر اسے ڈھونڈ رہا تھا۔

"اُس کا پارلر کھلا ہوا ہے ابھی۔یو نو لڑکیوں سے زیادہ میک اپ کرنا ہوتا ہے اُسے "سیماب ماں جلے کٹے انداز میں بولی۔ سیڑھیوں سے بھاگنے ہوئے انداز میں منہان نیچے آیا اور سنان کو دیکھ کر اُس کی طرف بڑھ گیا اور ہاتھ ملایا۔

"ہیلو برادار! کیسا لگ رہا ہوں پھر؟" وہ اپنی جیکٹ جھاڑتا اور انگلیوں سے اپنے بال پیچھے کرتا پوچھ رہا تھا۔

"بہت اعلیٰ۔" سنان نے بہت پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"جسٹ لائک آ کوئین "سیماب بڑبڑائی تھی مگر جمیما تک آواز پہنچ گئی تھی۔وہ اس کی بات پر ہلکا سا ہنسی۔

"تھینک یو سو مچ۔اب کچھ لمبے لوگوں کی نظر نہ لگ جائے اس لیے آیت الکرسی پڑھ کر آیا ہوں۔"

سیماب اس کی بات پر کلبلا اٹھی مگر بولی کچھ نہیں۔

"چلو چلو سب شافع کی کال آئی ہے وہ اور مروہ گاڑی میں باہر انتظار کر رہے ہیں" امینہ تیزی سے چلتی ہو ہال میں آئیں۔

"میں شافع کے ساتھ جاؤں کی تم لوگ سنان کے ساتھ آجاؤ۔"

*****

تار کول کی سڑک پر ہیڈ لائٹس کی روشنی پڑ رہی تھی۔ باہر کا موسم کافی ٹھنڈا تھا مگر گاڑی کے شیشے بند ہونے سے اندر کا ٹمپریچر نارمل تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مروہ جبل دوپٹہ سر پر جمائے اور کندھوں پر چادر اوڑھے ہوئے پیچھے امینہ کے ساتھ بیٹھی بھی ۔وہ تیس سال کی جوان اور شفاف چہرے والی عورت تھی۔ شافع کے ساتھ ہی ایم بی بی ایس کیا تھا مگر شادی کے بعد پریکٹس نہ کر سکی وجہ اس کی اپنی مصروفیات تھیں۔ وہ شافع کی خالہ کی بیٹی تھی۔ شافع نے اس سے شادی اپنی مرضی سے کی تھی۔ شافع کی ماں کی ڈیتھ اس کے

بچپن میں ہی ہو گئی تھی۔ مروہ کی شکل ان سے بہت ملتی تھی شاید وہ اسی لیے اسے بہت پسند تھی۔

مگر جانا کہاں ہیں آنٹی"۔ مروہ جبل امینہ سے سوال کر رہی تھی اور امینہ اُس کی گود میں بیٹھے آریان کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔"

"مجھے تو نہیں بتایا مون نے شاید شافع کو پتا ہو "انھوں نے نظریں شافع کی طرف موڑیں۔

"صاحبزادے نے کہا ہے ان کی گاڑی کو فالو کیا جائے "شافع مسکرا رہا تھا۔ وہ کافی ہنس مکھ سا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیسنجر سیٹ پر بیٹھی اسمارہ ڈیش بورڈ میں سے چیزیں الٹ پلٹ کر رہی تھی۔

دوسری طرف مون پیسنجر سیٹ پر براجمان تھا اور پیچھے سیماب اور جمیما بیٹھی تھیں۔ کچھ اس طرح کے سیماب سنان کے پیچھے اور جمیما مون کے۔

"یار مون! مجھے تو بتادو کہاں جانا ہے؟ اچھا کان میں بتادو۔" سنان ڈرائیو کرتے ہوئے بار بار منہان سے پوچھ رہا تھا۔ منہان اس کے بار بار سوال کرنے سے جھنجلا گیا تھا۔

"تم چپ چاپ گاڑی نہیں چلا سکتے تو بتادو سنی! میں خود چلالوں گا"۔ یہ بندہ سب کو نک نیم دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

"ہاں اسے چلانے دیں بھائی تاکہ ہم کل ہسپتال میں پڑے سوپ پی رہے ہوں" سیماب نے پھر ٹانگ اڑائی۔

"یہاں سے لیفٹ لو" اُس نے سیماب کی بات پر ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

جمیما جو باہر کا منظر دیکھ رہی تھی اس کی بات پر سیدھی ہو بیٹھی۔

"ڈونٹ ٹیل می ہم کرسٹل جا رہے ہیں'۔ جمیما کافی بلند آواز میں بولی۔ مون اس کی بات پر ہاتھ سر تک لے گیا اور

سلیوٹ کرنے کے اندازمی بولا۔

"بالکل صحیح۔۔۔ وہیں جا رہے ہیں، کیا یاد کروگے تم لوگ بھی۔"

Clubb of Quality Content

"نہیں مون تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ یہ تم اپنی پاکٹ منی سے کر رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔اس کا انداز تنبیہی تھا۔

"کم آن یار کیا ہو گیا ہے۔ابھی تو دن کو بھی پارٹی دی ہے میں نے دوستوں کو" مون بڑے فخر سے بتا رہا تھا۔

"مون یہ کیا کرتے ہو تم ابھی دن کو تم نے فرینڈ کو پارٹی دی ہے اور اب تم اتنے سارے لوگوں کو کرسٹل میں ڈنر کرواؤ گے۔" وہ بہت غصے میں تھی۔ سیماب اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے کول ڈاؤن کر رہی تھی۔

"کیوں وہ نامراد جے پی "JP" بڑی گاڑیوں میں گھومے روز نئے ملکوں کے ٹرپ کرے اور مہنگے مہنگے برانڈز کے کپڑے پہن کر روز انسٹا پر سٹوریز لگائے اور میں اپنے فیملی اور دوستوں پر تھوڑا سا پیسہ خرچ نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی میں اپنی پاکٹ منی ڈالرز میں لیتا ہوں اب۔" وہ کافی پر سکون سا کہہ رہا تھا جمیما چپ رہی۔ یہ باتیں اُس کی آنکھوں کی جوت بجھا گئی تھیں۔

وہ اپنے آنسو کس طرح ضبط کیے ہوئے تھی وہی جانتی تھی۔ ماحول کافی آکورڈ ہو چکا تھا۔

Clubb of Quality Content

"آج کیسا دن رہا اکیڈمی میں جمیما"۔ سنان نے بات بدلی "ٹھیک تھا"۔ بھرائی ہوئی آواز میں مختصر سا جواب آیا۔ "اوکے فائن اس بات کو ختم کرو اور یہ آخری دفعہ تھا مون اب تم ایسا کچھ نہیں کرو گے"۔ سنان معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش میں تھا۔

"اوکے بعد میں بات کریں گے جومی اس بارے میں ابھی موڈ ٹھیک کرو۔" وہ بس سر ہلا سکی

۔

چار دناں دی دنیا اے کج کھا لے پی لے موج اُڑا

پانی دا بلبلا آہاہا پانی دا بلبلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مون اور سیماب شروع ہو چکے تھے اور مون ہاتھ پیچھے کر کے جمیما کے بالوں کی لٹیں ہوا میں اڑا رہا تھا ساتھ گائیکی بھی جاری تھی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ ماحول کافی ہلکا پھلکا ہو چکا تھا مگر جیما کا دل نہیں۔ ماضی پھر سے یاد آ چکا تھا اور اُس کا ماضی ہمیشہ اُسے ہانٹ کرتا تھا۔

ماضی کسی کا پرفیکٹ نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ کمی باقی وہ جاتی ہے رشتوں، پیار، محبت، پیسے یا عزت کی صورت میں اور وہ پوری زندگی کے لیے ہانٹ کرنے کو کافی ہوتی ہے۔

*****

ملتان میں واقع سفید اور سنہری رنگ کے امتزاج سے بنی خوبصورت تھیم پر بنا "کرسٹل ریسٹورنٹ" جہاں امراء آیا کرتے تھے، منہان اپنی فیملی کو لے کر وہاں موجود تھا۔

سنہری رنگ کی میز پر پڑی کینڈلز جل بجھ رہی تھیں، کافی حسین منظر پیش کر رہی تھیں ۔سب لوگ اسی میز کے گرد سفید کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ منہان اور شافع چوکور میز کے ایک طرف اور ان کے عین سامنے مروہ اور امینہ احتشام بیٹھی تھیں۔ دوسری طرف سیماب اسمارہ کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی اور ان کے سامنے کرسیوں پر دو نفوس چپ سادھے بیٹھے تھے۔ سنان اپنے فون میں مصروف تھا اور جمیما غائب دماغی سے اپنی فراک پر لکیریں کھینچ رہی تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اتنا بڑا اور مہنگا ریسٹورنٹ افورڈ نہیں کر سکتے تھے مگر باپ کے پیسے کو یوں خرچ کرتے ہوئے اسے ذرا بھی خوشی نہیں ہوتی تھی اور یہ ات اس کے گھر والے اچھی طرح جانتے تھے۔

"جمیما! آر یو آل رائٹ؟" سنان اپنا فون سائیڈ پر رکھتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہوں۔۔۔۔۔یس" وہ اپنے خیالوں سے نکلی تھی۔

"پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہوتا جمیما! ہم سب ساتھ ہیں نا" وہ سمجھا رہا تھا۔

"سب ہی تو نہیں ہیں"۔وہ کافی دکھ سے بولی تھی اور اس دکھ کو سنان نے بھی محسوس کیا تھا۔

"ہوتا ہے، ہونا ہوتا ہے اور ہو کر رہتا ہے" سنان نظریں جھکائے اب اپنی گود میں دیکھ رہا تھا۔

جمیما نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا۔سب مینیو کارڈ دیکھ رہے تھے۔سنان اور سیماب جمیما کے کزن تھے جن سے وہ بہت کلوز تھی وہ دوستوں کے بارے میں کافی ان لکی رہی تھی۔اسی لیے وہ ان دونوں کو کبھی اپنے منہ سے دوست نہیں کہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھانا لگ چکا تھا اور شافع اپنے کسی فنی پیشنٹ کی کہانی سنا رہا تھا۔۔۔

*****

ہیروشیما کے پولیس اسٹیشن میں اس وقت مسٹر میر، ٹکانا اور تکیشی کی فیملی میں سے کچھ مرد موجود تھے۔ پولیس آفیسر کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے تکیشی کے چچا نے سامنے رکھی گئی فائل پر دستخط کیے اور پھر مسٹر میر نے فائل اپنی طرف کھسکا کر پین گھسیٹا۔

کچھ جملوں کے تبادلے کے بعد مصافحہ کیا گیا یعنی اب طحہ رہا کر دیا جائے گا۔۔۔ یہ سب مسٹر میر نے اپنے تعلقات استعمال کر کے کیا تھا۔ ٹکانا کا سہارا لیا گیا کیونکہ وہ جاپان میں مقیم میر کے دوستوں میں سے ایک تھا۔ اس کی کمپنی کے ساتھ تکیشی کے باپ کی پارٹنرشپ قائم تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاچو (پولیس انسپکٹر) نے آفیسر کو اشارہ کیا۔ وہ تعظیمی طور پر جھکا اور پیچھے راہداریوں کی طرف مڑ گیا۔ سیل تک گیا اور لاک کھولنے لگا۔ سامنے بیٹھا طحہ اسی لباس میں ملبوس تھا۔ وہ دوزانو بیٹھا ہوا تھا اور دائیں ہاتھ سے صاف فرش پر انگلی سے لکیریں کھینچ رہا تھا۔ لاک کھولتے آفیسر کو دیکھتے ہی اس کے ہاتھ تھمے تھے۔ مطلب وہ سمجھ گیا تھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آفیسر کے پیچھے چلنے لگا۔ میر اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور آگے بڑھے ۔وہ طحہ سے زبردستی بغل گیر ہوئے۔ طحہ یونہی ہاتھ پہلو میں گرائے کھڑا رہا۔ کا چو نے طحہ سے سائن کرنے کو کہا۔

طحہ نے تیزی سے سائن کیے اور باہر نکل گیا۔ مسٹر میر بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔

طحہ کو باہر نکلتے ہی ٹھنڈ محسوس ہوئی تھی مگر وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

مسٹر میر نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا اور ایک کوٹ پیسنجر سیٹ سے اٹھا کر طحہ کی طرف بڑھایا۔ طحہ نے نظرانداز کیا اور ونڈ سکرین سے باہر دیکھتا رہا۔ مسٹر میر نے کوٹ اس کے اور اپنے درمیان خالی جگہ پر رکھ دیا۔

Clubb of Quality Content

سارا راستہ خاموشی سے کٹ گیا۔ گاڑی روشنیوں میں چمکتے ہیر وشیما کے رہائشی علاقے میں ایک بڑے سے دروازے کے سامنے رکی۔ بھورے رنگ کا دروازہ گارڈز نے کھولا اور گاڑی اندر داخل ہوئی اور ایک سڑک نما مختصر راستے پر چلتی ہوئی آگے کو جا کر رکی۔

اس راستے کے دائیں جانب بڑا سالان تھا۔اور سامنے لکڑی سے بنا کاٹیج نما گھر۔جاپان میں تقریباً گھر کاٹیج نما اور لکڑی سے ہی بنے ہوتے ہیں۔بڑی بڑی گلاس ونڈوز اور دروازوں سے آتی پیلی روشنی سے محل کا ساگمان ہوتا تھا۔

طحہ گاڑی رکتے ہی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔گلاس ڈور کھولتے ہی اس کی ماں کی نظر اس پر پڑی وہ تیزی سے طحہ کی طرف بڑھیں مگر طحہ وہیں کھڑا دیکھتا رہا۔وہ اب طحہ کے سینے سے آلگیں۔طحہ کو زور سے تھامے شاید وہ رو بھی رہی تھیں۔طحہ ہاتھ پہلو میں گرائے بے حس و حرکت کھڑا رہا۔وہ اب طحہ کا ہاتھ پکڑے اسے صوفے کی جانب لے جارہی تھیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میران کو یوں دیکھتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

وہ طحہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے پچھلے دونوں کی داستان سنا رہی تھیں جو انھوں نے طحہ کے غم میں گزارے تھے۔طحہ ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھا انہیں بغیر پلک جھپکائے دیکھتا رہا جیسے سالوں بعد دیکھ رہا ہو اور اس طرح سے شاید سالوں بعد ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی ماں اب چپ ہو گئی تھی۔طحہ نے بہت کچھ بولنے کی کوشش کی مگر صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

ممی۔"its ok....."اس نے یہ کہتے ہی اپنا سر جھکا لیا۔اب وہ اپنے جوتے کو فرش پر بچھی سرخ قالین پر مسل رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی مگر بہت کم۔اس کی ماں بھی رو دی۔ سالوں سے آئی دراڑ ختم ہونے میں ابھی کافی وقت تھا۔

*****

رات کافی ہو چکی تھی سنان اور سیماب ان کو ڈراپ کر کے گھر چلے گئے تھے۔مون اور امینہ بھی اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔جمیما بیت غائب دماغی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر آئی تھی۔اپنے کمرے کا دروازہ لاک کر کے وہ بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی. سر اُس نے بیڈ سے ٹکا لیا تھا۔آج اُس کو ماضی یاد آ چکا تھا۔آج نیند ذرا دیر سے ہی آنی تھی۔

حمیما اپنے باپ کی بہت لاڈلی تھی۔جب جمیما پانچ سال کی تھی تو اُس کے بابا نے دوسری شادی کر لی تھی۔اُس کے بعد جمیما کا اُن سے کوئی رابطہ نہ تھا۔جمیما کو اپنا باپ نہیں بھولتا تھا ۔باپ کو کیسے بھلایا جا سکتا تھا۔

وہ پارک میں اپنے بابا کے ساتھ گھوم رہی تھی کبھی آگے لگ کے بھاگنے لگ جاتی کبھی آکر انگلی پکڑ کر ساتھ چلنے لگتی۔

"بابا جب مون بڑا ہو جائے گا تو وہ بھی ہمارے ساتھ آیا کرے گا پارک۔" وہ بینچ پر بیٹھے اپنے بابا کے سامنے کھڑی تھی۔ کالی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے اور دو چھوٹی چھوٹی پونیاں کیے ہوئے تھی۔

"ہاں مگر جب وہ بڑا ہو جائے گا تب ہی آئے گا۔ ابھی ہم دونوں انجوائے کریں گے"۔ اُس کے بابا نے اُس کی دونوں پونیوں کو نرمی سے کستے ہوئے جواب دیا۔ اب وہ بینچ سے اُٹھ کر دور کہیں جا رہے تھے۔ جمیما باپ کی انگلی پکڑے مستی سے جھولنے کے سے انداز میں چل رہی تھی۔

وہ وہیں بیٹھی روتی رہی۔ یہ اُس کی زندگی کے خوبصورت دن تھے جن کو وہ امر کر دینا چاہتی تھی۔ وہ کس طرح کی چہکنے والی اور شوخ لڑکی تھی اور اب وہ کیسی تھی؟ اُس کی زندگی میں کتنا

بڑا تغیر آیا تھا۔ تغیر سب کی زندگی میں آتا ہے اور بعض اوقات شخصیت تبدیل کر جاتا ہے۔

وہ روتے ہوئے نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔ آج وہ ہرٹ ہوئی تھی اور یہ طے تھا وہ صبح نماز پڑے گی۔

******

ہلکی سردی میں سورج کی کرنیں ہر طرف روشنی پھیلائے ہوئے تھیں۔ شافع اپنے کمرے سے نکلا۔ اُس کے ہاتھ میں اُس کا میڈیکل کورٹ اور بیگ تھا۔ یعنی وہ ہسپتال جا رہا تھا۔ اپنے کمرے کی دائیں طرف مڑا اور ایک کمرہ چھوڑ کر اگلے کی طرف بڑھ گیا۔

نہایت نرمی سے دو انگلیوں سے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا اور خود ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا سامنے روحی کرسی پر بیٹھی دوائیاں ڈبے میں سے نکال رہی تھی۔ اسے دیکھ کر سر اوپر اُٹھایا اور ہلکی سی آواز میں گڈ مارننگ کہا۔

شافع نے ہمسکرا کر سر ہلایا۔اب وہ کمرے کے دائیں کونے پر پڑے بیڈ کی طرف پلٹ گیا۔بیڈ پر عثمان علی جو کہ شافع کے والد تھے کمبل سینے تک تانے لیٹے تھے۔عثمان علی کو سات سال پہلے شدید فالج اٹیک ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکے تھے۔اتنا عرصہ مفلوج ہونے کی وجہ سے اب وہ کافی چڑ چڑے بھی ہو گئے تھے۔

شافع سائیڈ ٹیبل پر پڑے سوپ کو دیکھتے ہوئے ان کی دائیں طرف بیٹھا اور بیڈ پر اُن کا بے حس و حرکت

پڑا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"السلام و علیکم ! بابا کیسے ہیں ؟"شافع نے نہایت نرمی سے پوچھا۔عثمان علی چھت کی طرف دیکھ رہے تھے۔شافع کے سوال کرنے پر آنکھیں بند کر لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہیں نا۔" شافع نے تکلیف سے اپنے سوال کا جواب خود ہی دیا۔ وہ یونہی آنکھیں بند کیے پڑے رہے۔ زرد رنگ، نقاہت زدہ جسم، آنکھیں باہر کو آئیں ہوئیں۔ اس حال میں اپنے باپ کو دیکھ کر شافع کو تکلیف ہوئی مگر خود پر حد درجہ قابو پاتے ہوئے وہ پھر بولنے لگا۔

"آج اتوار نہیں ہے بابا آج میں نے آپ کو ناشتا نہیں کروانا۔ وہ تھوڑی دیر رکا۔ آپ چاہتے ہیں میں آپ کو ناشتہ کرواؤں؟" عثمان علی کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

"اوکے۔۔۔ چلیں آج بھی اتوار منا لیتے ہیں پھر"۔ شافع نے بیڈ کی چادر اٹھا کر نیچے سے لیور دبایا اور بیڈ سر والی سائیڈ سے اوپر اٹھ گیا یوں کہ اب وہ کچھ حد تک بیٹھے ہوئے تھے۔

شافع نے سائیڈ ٹیبل سے نیپکن اُٹھا کر عثمان علی کے سینے پر رکھا اور سوپ کا پیالہ اٹھائے وہ چمچ بھر کر انہیں کھلانے لگا۔ روحی دوائیاں سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر شافع کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ روحی عثمان علی کی کیئر ٹیکر تھی اور پچھلے چار سال سے ان کے ساتھ تھی۔

شافع چمچ بھر بھر کر باپ کے منہ میں ڈال رہا تھا مگر آدھے سے زیادہ وہ واپس باہر نکل رہا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے ٹشو ان کا منہ بار بار صاف کر دیتا تھا۔ کچھ ہی دیر میں عثمان علی نے پینا روک

دیا تھا یوں کے اب وہ گلے کے اندر مائع نہیں جانے دے شافع نے سوپ رکھ دیا اور ان کا منہ صاف کرتا ہوا اٹھ گیا۔

"دوائیاں کھلا دو روحی۔" روحی کو تاکید کی۔

شافع نے باپ کی پیشانی پر آئے بال پیچھے ہٹائے اور ان کا ہاتھ چوم کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کے پاس کھڑا وہ کافی دیر تک اپنے باپ کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑا رہا۔

اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی اتنی تکلیف کہ اس پر ترس آجائے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

******

جمیما اور سیماب اکیڈمی گئی ہوئی تھیں۔ سیماب کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو وہ سنسان کو پہلے ہی کال کر چلی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے واپسی پر اُسے بھی گھر لے جائے۔

"تم ریسٹ کرنا جاکر میں شام کو تمہیں دیکھنے آؤں گی" جمیما اور وہ اکیڈمی کے داخلی راستے کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ جمیما یونہی بال کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھی۔ کندھے پر بیگ لگائے وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں۔

"او کے جمیما۔" سیماب تھکے تھکے انداز میں بولی۔ ابھی وہ گیٹ سے باہر نکلی ہی تھیں سامنے سنان کی گاڑی نظر آگئی۔ سنان ان دونوں کو دیکھ کر گاڑی سے باہر نکل آیا۔

"ہیلو گرلز کیا ہو گیا ہے سیماب؟" وہ کافی فکر مندانہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"ہلکا سا سر میں درد ہے اس کے کچھ دیر ریسٹ کرے گی تو ٹھیک ہو جائے گا"۔ جمیما نے وضاحت دی.

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہے بیٹھو چلتے ہیں۔" وہ فرنٹ ڈور کھول رہا تھا۔ "نہیں سنان تم دونوں جاو مجھے لائبریری جانا ہے کچھ ٹائم اکیلا پڑھنے کے لیے۔" فون نکال کر شاید ڈرائیور کو کال کرنے لگی تھی۔

"اچھا میں تمہیں چھوڑ دوں گا لائبریری بیٹھو۔"

"نہیں سیماب کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے تم لوگ گھر جاو

میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی۔"

"تھوڑا آگے ہی جاتا ہے جمیما، بیٹھ جاؤ میں اب یہاں تمہیں انتظار کرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا میں"۔ سیماب دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے جمیما کو کھینچنے لگی۔

"چلو نہ جو می چھوڑ دیں گے ناں تمہیں"۔ وہ ضد کر رہی تھی جمیما چپ چاپ سیماب کے ساتھ بیٹھ گئی۔ سنان جمیما کو لائبریری کے سامنے اُتار کر گاڑی موڑ رہا تھا۔ جیما نے سیماب اور سنسان کو ہاتھ کے اشارے سے بائے کیا۔ سیماب بھی اُسے یونہی اشارے کر رہی تھی۔ سنان اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*****

جمیما ایک پرائیوٹ لائبریری میں داخل ہوئی۔ وسیع پیمانے پر بنی لائبریری کے ایک طرف دیوار پر بڑے بڑے ریکس تھے۔ ان پر کتابیں نہایت نفاست سے رکھی گئی تھیں۔ ایک کے

سامنے ایک ریک تھا یوں جیسے چھوٹی چھوٹی بہت سی گلیاں ہوں اور درمیان میں دیواروں کی بجائے کتابوں کے ریکس ہوں۔

ایک طرف نیلے اور سفید رنگ کی کرسیاں اور میز رکھے تھے۔ گول میز اور اس کے ارد گرد تین تین کرسیاں تھیں۔ کچھ لوگ گروپس کی صورت پڑھنے میں مصروف تھے مگر زیادہ لوگ تنہا بیٹھے کتابوں کا مطالعہ کر رہے تھے۔

جمیما بہت احتیاط سے دروازہ کھول کر ایک کونے والی میز پر اپنا بیگ رکھ کر بیٹھ گئی۔اس کے دائیں طرف شیشے کی بڑی سی کھڑکی تھی جہاں سے روشنی اور دھوپ کو اندر کو آرہی تھی۔ جمیما چپ چاپ اپنے بیگ میں سے کورس کی کتاب نکال کر پڑھنے لگی۔ وہ پورے دھیان کے ساتھ پڑھنے میں مصروف تھی۔

اس کے موبائل کی نوٹیفیکیشن ٹون بجی۔اس کے ارد گرد-کے لوگ ڈسٹرب ہوئے تھے۔ ایک دم سے ہڑبڑا کر اُس نے

فون میز سے اُٹھایا اور انتہائی خفت سے اپنے موبائل فون کو سائیلنٹ موڈ پر ڈالا۔ موبائل اسکرین پر نظریں جمائے وہ ساکت رہ گئی۔ آنکھوں میں کسی حد تک نمی بھی اتر آئی تھی۔

کیا باپ کا پیسہ اُن کی محبت اور وقت کی کمی کو پورا کر سکتا ہے؟" وہ بہت آہستہ اور بھرائی" ہوئی آواز میں خود سے ہی مخاطب تھی۔ جمیما جب سے اٹھارہ سال کی ہوئی تھی یعنی پچھلے چار ماہ سے اُس کا باپ اُس کے بینک اکاونٹ میں ہر ماہ ایک خطیر رقم ٹرانسفر کرتا تھا اور ہر ماہ کی بینک اسٹیٹمنٹ پر وہ اس طرح ساکت و جامد رہ جاتی تھی۔ وہ اپنے خیالوں میں اسی طرح محو تھی کہ اس کا میز کسی نے بجایا تھا۔

وہ ایک دم سے اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔ اُس کے سامنے عبایا پہنے ہوئے کوئی عورت تھی۔ جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ سر پر براؤن حجاب تھا۔

"Can I sit here?"

جیما ابھی اُسے دیکھ ہی رہی تھی کہ آگے سے سوال آیا۔ "یس پلیز" جمیما نے لبوں پر مسکراہٹ لیے بولا۔

جمیما پھر پڑھائی کی طرف متوجہ ہو گئی اور وہ نوجوان عورت بھی اپنی کوئی کتاب پڑھنے لگیں۔

کافی ٹائم گزرنے کے بعد جمیما نے سر اُٹھایا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا نام ہے آپ کا؟" جمیما کو متوجہ پا کر انھوں نے سوال کیا۔

"جمیما احتشام اور آپ کا؟"- جمیما نے جواب دیتے ہی ان سے بھی نام پوچھا۔

"میرا نام عقبیٰ ہے"۔انھوں نے بتایا۔ جمیما مسکرا رہی تھی۔"کافی یونیک نیم ہے اور پیارا بھی"۔

"آپ کا بھی تو پیارا ہے بہت میچ کرتا ہے اپ سے۔آپ خوبصورت اور نفیس موتی کی مانند ہی ہیں۔"جمیعا خوشی سے جھینپ گئی تھی۔

"او کے پھر میں آپ کو کیا بلاوں آپ تو بڑی ہیں نہ مجھ سے۔"جمیما اپنی کتاب بند کر چکی تھی۔۔اس کو ان سے بات کر کے مزہ آنے لگا تھا۔

"عقبیٰ ہی۔زیادہ بڑی تو نہیں ہوں۔ابھی صرف اٹھائیس سال کی ہوں"۔وہ دونوں اس بات پر ہنسنے لگی تھیں. عقبیٰ کی آنکھیں ہنستے ہوئے چھوٹی ہو گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔اوکے عقبی تو کیا کرتی ہیں آپ؟"جمیما نے پھر پوچھا "

میں ایک سرکاری سکول میں ٹیچنگ کرتی ہوں۔ایک دو کتابیں لکھی ہیں اور یہاں آکر "
۔کچھ مطالعہ بھی کرتی ہوں۔وہ ایک ہی دفعہ میں اپنا مختصر تعارف کروا گئیں

۔اب جمیما اپنے بارے میں بتا رہی تھی۔کافی دیر تک وہ آہستہ آواز میں باتیں کرتی رہیں

یہ آپ کے للیے تحفہ ہے"عقبیٰ نے اپنے بیگ میں سے ایک کتاب نکال کر ٹیبل پر جمیما کی "
۔طرف رکھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔تھینک یو مگر میں کتابیں نہیں پڑھتی"جمیما نے ابھی کتاب کو ہاتھ نہیں لگایا تھا "

تو پھر لائبریری میں۔۔۔۔اوکے میں سمجھ گئی آپ صرف کورس کی کتابیں پڑھتی ہیں"۔"
۔عقبیٰ کچھ سوچتے ہوئی بولی

۔بالکل ایسا ہی ہے"۔جمیما نقاب میں سے دکھتی آنکھوں کیجانب دیکھ رہی تھی"

مگر یہ تحفہ ہے اور میری اپنی لکھی ہوئی کتاب ہے۔"عقبیٰ نے کتاب کو جمیما کی طرف ہلکا " ۔ساکھسکایا۔ جمیما کے لبوں پر اچانک سے مسکراہٹ پھیلی تھی۔اُس نے کتاب ہاتھ میں لی ہلکے نیلے رنگ کا کور جس کے نچلے کونے پر ایک چھوٹا سا باغ سا تھا جس میں چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے پھول تھے۔اوپر دو کبوتر اڑ رہے تھے درمیان میں کتاب کا نام درج تھا اور ساتھ ہی نیچے "عقبی احمد" لکھا تھا

تھینک یو مگر آپ سب کو پہلی ملاقات میں اپنی کتاب تحفے میں دیتی ہیں"۔جمیما پوچھے " بغیر نہ رہ سکی

"۔نہیں جن لوگوں کے بارے میں مجھے لگے کہ وہ اس کو پڑھیں گے صرف انھیں "

۔مطلب آپ کو لگتا ہے میں پڑھوں گی؟"ہاتھ ٹھوڑی تلے تکھا تھا "

ہاں اپ پڑھو گی۔"بہت یقین سے کہا گیا۔جیما کتاب کے نام پر انگلی پھیر رہی تھی جہاں" "سفید رنگ سے "مفلحون

۔لکھا ہوا تھا

*****

اگلی قسط بیس دن بعد

ان شاءاللہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: